رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم جمعۃ المبارک
۵ شعبان ۱۳۶۸ھ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	۳ احسان ۱۳۲۸ھش	۳ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۶

درخواست دعا

لاہور ۲ جون: عزیزی عبداللہ خان کو آج پھر ضعف اور دم رکنے کا دورہ دل کی تکلیف سے ہوا۔ اس وقت کافی تکلیف ہے۔ اہر قدسیہ کو ابھی کوئی تخفیف نہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (فقط امۃ المبارکہ بیگم)

کشمیر نیشنل کانفرنس کے ارکان میں پھوٹ پڑ گئی

مظفر آباد ۲ جون۔ سرینگر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کشمیر نیشنل کانفرنس میں زبردست پھوٹ پڑ چکی ہے۔ وہ لوگ جو عبداللہ بخشی گروپ کی پالیسی سے تعاون نہیں کرتے تھے۔ انہیں خفیہ پولیس گرفتار کر رہی ہے۔ اور سرگرم کارکنوں کو جیل میں قید کر کے سخت جسمانی اذیت پہنچائی جا رہی ہے۔ گرفتار کئے جانے والوں میں بڈگام کے صدر اور دیگر کئی مستعد نیشنل کارکن ہیں۔

بڈگام کانفرنس کے ایکٹنگ صدر نے اس ظالمانہ سلوک کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو سی آئی۔ ڈی کے ان ظالمانہ اور سفاکانہ سلوک کے خلاف بہت جلد موثر قدم اٹھانے۔ تاکہ انہیں محب الوطنوں کو وطن دوستی کی سزا دینے کی جرات نہ ہو۔

کراچی ۲ جون: پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان۔ بلوچستان مشاورتی کونسل کا افتتاح کرنے کے لئے ۱۱ جون کو کوئٹہ تشریف لے جائیں گے۔

جموں و کشمیر کے ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں لوگ فاقوں سے مر رہے ہیں

چالیس ہزار کشمیری مہاجرین آزاد کشمیر علاقے میں بسائے جا چکے ہیں

مظفر آباد ۲ جون:۔ آزاد کشمیر علاقے میں کشمیری مہاجرین کو بسانے کی مہم بدستور جاری ہے۔ ان مہاجرین میں سے جو ہندوستانی اور ڈوگرہ فوجوں کے مظالم سے تنگ آکر اپنے وطنوں کو خیرباد کہہ کر پاکستان میں آبسے تھے۔ تقریباً چالیس ہزار مہاجرین کو واپس ان کے گھروں میں آباد کیا جا چکا ہے۔ لیکن ابھی ہزاروں کشمیری مہاجرین جن کے گھر ہندوستانی مقبوضہ علاقوں میں ہیں۔ پاکستان کے کیمپوں میں پڑے ہیں۔

ان مہاجرین کو گجرات اور جہلم سے ضلع میرپور کی تحصیل بھمبر کے راستے اپنے اپنے گھروں کو بھیجا گیا تھا بھمبر کے راستے پر حکومت پاکستان نے اناج۔ پانی روشنی اور دیگر سہولتوں کا مکمل انتظام کر لیا تھا۔ کنوؤں میں جراثیم مارنے کی دوائیاں ڈال کر مسافروں کو ہر جگہ صاف پانی مہیا کیا گیا۔ اور جابجا چھوٹے چھوٹے پمپ بھی لگائے گئے۔ غیر مسلم کشمیری پناہ گزینوں کو زیادہ تر تحصیل کوٹلی میں بسایا گیا ہے۔ واپس اپنے گھروں میں بسائے جانے والے مہاجرین کے مکانوں کی مرمت کیلئے لکڑی کاشتکاری کے لئے بیل بیج۔ ہل اور دیگر چیزوں کے لئے تقاوی قرضے جاری کئے گئے۔ بہت سے مہاجرین کو وادی سعد آباد میں آباد کیا گیا ہے۔ سرینگر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندوستانی مقبوضہ علاقے میں اناج اور دیگر ضروریات زندگی کی بہت زیادہ کمی ہو گئی ہے۔ اور ریاست سے ایڈیٹر نور کے نام خطوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ لوگ فاقوں سے مر رہے ہیں۔ اور ریاست کے وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم ہرگز ادش پر انکار کر دیتے ہیں۔

خلیق الزمان مشرقی پاکستان جائینگے

کراچی ۲ جون: معلوم ہوا ہے۔ کہ بلوچستان کی نئی مشاورتی کمیٹی سے حلف وفاداری اٹھوانے کے لئے پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری خلیق الزمان ۹ جون کو کوئٹہ روانہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ پندرہ دن کے لئے مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ پاکستان مسلم لیگ کے انتخابات کے بعد صوبائی لیگ کا مشرقی پاکستان میں یہ پہلا دورہ ہوگا۔

مشرقی پاکستان میں پٹ سن کی ملیں

کراچی ۲ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ مستقبل قریب ہی میں مشرقی پاکستان میں ایک ہزار کھڈیوں کی پٹ سن کی ملیں قائم ہو جائیں گی جن پر سات کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ اور بہت جلد اس سلسلے میں مشینری منگوانے کے لئے امریکہ۔ برطانیہ اور کینیڈا کو احکام جاری کر دیئے جائیں گے۔ یہ ملیں تین سال کے اندر اندر کام شروع کر دیں گی۔

پناہ گزینوں کے لئے امداد طلبی

ایتھنز ۲ جون: معلوم ہوا ہے۔ یونان نے سات لاکھ پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مجلس اقوام کی معاشی اور سوشل کونسل سے مالی امداد طلب کی جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان لوگوں کی رہائش۔ قیام اور طعام کے لئے پچیس کروڑ پاؤنڈ کی امداد مانگی جائے۔ جو کہ پناہ گزینوں کی بحالی کے لئے خرچ کی جائے گی۔

بنغازی

بنغازی ۲ جون: حکومت برطانیہ نے سرانیکا میں مستقل حکومت کو تسلیم کر لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے اعلان کیا کہ اس نے سرانیکا کے امیر ادریس السنوسی کو سرانیکا کا اعظم بھی تسلیم کر لیا ہے۔

آکنلک نوئل بیکر ملاقات

لندن ۲ جون:۔ کامن ویلتھ تعلقات کے وزیر مسٹر نوئل بیکر سے فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک سے لمبی ملاقات ان لوگوں کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ جن کے خیال میں صوبہ سرحد میں آئندہ گورنر لگنے والے ہیں۔ مسٹر نوئل بیکر آج کل بڑے مصروف ہیں اور ان کے لئے قبر کھجلانے تک کی گنجائش نکالنا مشکل ہے۔ ان حالات میں یہ غلط ہے۔ کہ سر آکنلک محض چائے پینے کے لئے آپ سے ملے ہوں گے۔

کراچی کی خبریں

کراچی ۲ جون:۔ پاکستان کے رکن مواصلات آنریبل سردار عبدالرب نشتر آج ایک مختصر دورے پر روانہ ہونے والے ہیں۔ آپ اس دورے میں پشاور۔ مری اور لاہور جائیں گے۔

کراچی ۲ جون:۔ آج ایران کے وزیر مختار آقائی علی دشتی مقیم پاکستان نے خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔ آج برمی سفیر کی بیوی نے بھی محترمہ سے ملاقات کی

کراچی ۲ جون:۔ وزارت خارجہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ رمضان شریف میں حجاز جانے کے لئے مغربی پنجاب سندھ اور بہاولپور کے لوگ اب مزید درخواستیں نہ دیں۔ کیونکہ ان کا کوٹہ ختم ہو چکا ہے۔

راولپنڈی میں ریڈیو سٹیشن

کراچی ۲ جون:۔ معلوم ہوا ہے کہ مستقبل قریب ہی میں راولپنڈی کے اندر ۵ کلوواٹ کا ایک ریڈیو سٹیشن قائم ہو جائے گا۔ نیز کراچی میں خبروں کی نشریات کا سلسلہ ۱۴ اگست سے شروع ہو جائے گا۔ جو کہ آزادی کا دن ہے۔ مشرقی پاکستان میں خبروں کے نشر کرنے کا جو سلسلہ جاری ہے۔ وہ بدستور جاری رہے گا۔

ظفر اللہ خاں کا لیکچر

قاہرہ ۲ جون:۔ چودھری ظفر اللہ خان مسٹر اسد اللہ خان اور شیخ اعجاز کے ہمراہ پرسوں لندن سے دمشق پہنچے۔ وہ دمشق میں حکومت شام کے مہمان کی حیثیت سے تین دن قیام کریں گے۔ وہ آج شام کو شامی یونیورسٹی میں اقوام متحدہ کے گذشتہ اجلاس کے متعلق ایک لیکچر دیں گے۔ اور اقوام متحدہ کے اس رویہ کو بیان کریں گے جو وہ مشرقی مسائل کے متعلق بالعموم اور عرب مسائل کے متعلق بالخصوص رکھتی ہے (استاد)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ولیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر عقب میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

ایک شدید غلط فہمی

دور تحریک ستمبر ۵۱ء کے متعلق دوستوں کی خدمت میں بار بار تحریر کیا گیا ہے کہ ساڑھے ۶ فیصدی ماہوار یا اس سے زائد چندہ ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس میں سے رقم خود بخود تحریک جدید کو مل جائے گی۔ بلکہ اس کے ساتھ مقامی سیکرٹری مال یا اس دوست کی طرف سے دفتر محاسب میں یہ تفصیل آنی نہایت ضروری ہے۔ کہ اس میں سے اس قدر رقم تحریک جدید کو فلاں فلاں دوست کی طرف سے ادا کر دی جائے۔ لیکن باوجود اس بار بار وضاحت کے دوست وعدہ کی ادائیگی کے لئے یاددہانی ہونے پر لکھ دیتے ہیں۔ کہ وہ تو دیر سے ساڑھے سولہ فی صدی ادا کر رہے ہیں ایسے دوستوں کی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے دوبارہ عرض ہے۔ کہ وہ تحریک ستمبر کے مطابق چندہ ادا کرتے وقت وضاحتاً سیکرٹری صاحب مال کو بتا دیا کریں۔ کہ اس میں اس قدر رقم تحریک جدید کی ہے۔ اور سیکرٹری صاحب مال کا فرض ہے۔ کہ مرکز میں رقم بھجواتے وقت اس امر کی وضاحت کر دیا کریں۔ کہ اس میں سے اس قدر رقم فلاں فلاں دوست کی طرف سے تحریک جدید میں ادا کی جائے۔ اس کے بغیر تحریک جدید کے حساب میں رقم جمع نہ ہو سکے گی۔ اور چندہ ادا کرنے کے باوجود دوستوں پر دفتر کی طرف سے ادائیگی کا مطالبہ ہوتا رہے گا۔

(نائب وکیل المال تحریک جدید)

خریداران الفضل لاہور توجہ فرمائیں

الفضل کے خریداران لاہور کی خدمت میں پرچہ باقاعدہ پہونچایا جاتا ہے بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار باقاعدہ وصول نہیں ہوتی۔ میاں غلام محمد صاحب ثالث کو دفتر ہذا کی طرف سے رقوم وصول کرنے کے لئے رسید بک دے دی گئی ہے۔ احباب ان کو قیمت اخبار سالانہ اکیس روپے۔ ششماہی گیارہ روپے سہ ماہی چھ روپے کے حساب سے رقم دے کر دفتر سے تعاون فرمائیں مطبوعہ رسید کے بغیر کوئی رقم محسوب نہیں ہوگی۔

اگر کسی خریدار کو دفتر میں آ کر رقم جمع کرانے میں سہولت ہو۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ قیمت بہرحال پیشگی ادا ہونی ضروری ہے۔ (مینیجر الفضل)

ہے ناممکن کہ انساں خود بخود راز خدا سمجھے

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نہ سمجھے جو حقیقت کو وہ سمجھے بھی تو کیا سمجھے
جو سمجھے دیر کو کعبہ بتوں کو جو خدا سمجھے

ہوائے نفس سے جب حق و باطل ہو گیا مخلوط
ہے ناممکن کہ انساں خود بخود راز خدا سمجھے

خدا ہی جانتا ہے اصل میں راز حقیقت کو
اسی کی راہ نمائی میں حقائق انبیاء سمجھے

ہر اک موعود کے بارہ میں پیہم ٹھوکریں کھائیں
ہر اک صادق کو کاذب ہر عطا کو اک بلا سمجھے

مسیح موسوی کا فیصلہ بے شک صداقت تھا
وہ یحییٰ تھا جسے اب تک یہودی ایلیا سمجھے

ابھی تک بھول میں ہیں سب یہودی اور نصرانی
محمد مصطفےٰ کو جو نہ موعود خدا سمجھے

یقیناً وہ غلط سمجھے ہیں قرآنی صداقت کو
مسیح موسوی کو جو مسیح مصطفےٰ سمجھے

جو تھا موعود حق وہ تو مسیحائے محمدؐ تھا
مگر دجل نصاریٰ سے نہ جانے کیا سے کیا سمجھے

بشارات اور وعدے تھے مسیحائے محمدؐ کے
پس از کشف حقائق بھی حقیقت کو برا سمجھے

جہاں میں ہر طرف شور قیامت ایک برپا ہے
ندائے موت کو غافل نوائے جانفزا سمجھے

یہ روز عید ہے سب طالبان حق و حکمت کا
جو عارف ہیں خدا کے وہ اسے روز لقا سمجھے

نومبائعین کو بجٹ میں شامل کیا جائے

اللہ تعالیٰ روزانہ کچھ نہ کچھ لوگوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب فرماتا ہے۔ نظارت بیت المال ایسے تمام نومبائعین کو مبارکباد دیتے ہوئے چندہ کی ادائیگی کی تحریک کرتی ہے۔ ایسے خطوط عموماً متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی معرفت اس غرض سے بھجوائے جاتے ہیں۔ کہ ان کو بھی یہ موقعہ ملے۔ کہ وہ ان احباب سے تعارف حاصل کریں۔ سیکرٹریان مال کا فرض ہے کہ ایسی چٹھی آنے پر خود ان سے ملاقات کریں۔ اور ان کا بجٹ تشخیص کر کے نظارت کو بھی اطلاع دیں۔ اور اس کے مطابق دوستوں سے [illegible] کریں۔ (نظارت بیت المال)

صنعتی مشاورتی کمیٹی کا دوسرا اجلاس

کیمیاوی صنعتی ترقی پر تبادلہ خیال کیا گیا

کراچی ۲ر جون۔ کیمیاوی اشیاء کی مشاورتی کمیٹی کا دوسرا اجلاس حکومت پاکستان کے رسد و ترقی کے ڈائرکٹر مسٹر عباس خلیلی کی زیر صدارت کراچی میں ہوا۔ جس میں بتایا گیا۔ کہ کیمیاوی اشیاء کی مشاورتی کمیٹی نے جو تجاویز پیش کی تھیں۔ ان پر عمل درآمد کرنے کی وجہ سے کیمیاوی اشیاء کی بہم رسانی اور صنعتوں کی ترقی میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔

مسٹر خلیلی نے ممبروں کو صنعتوں کی ترقی کے قانون سے آگاہ کیا۔ اور بتایا کہ یہ قانون مرکزی حکومت کی صنعتوں کی ترقی کی صحیح طور پر دیکھ بھال کرنے میں مدد کرے گا۔ اس سلسلہ میں اس امر پر بھی غور کیا گیا۔ کہ مختلف صنعتوں کی ضروریات کے اعداد و شمار اکٹھے کئے جائیں۔ تاکہ صنعتوں کی ترقی کے لئے حدیں مقرر کی جا سکیں۔

ترقی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کی غرض سے بھاری کیمیاوی اشیا اور دواسازی اور الکحل کی صنعتوں کے لئے دو ذیلی کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جن کے صدر علی الترتیب ترقی کے ڈائرکٹر علی احمد اور صنعتی ڈویژن کے انڈر سیکرٹری مسٹر ایس۔ ایم الیاس ہیں۔

مصنوعی کھاد بنانے کی جو اسکیم حکومت کے زیر غور ہے۔ اس کے بارے میں طبقات الارض کی پیمائش کے ڈائرکٹر ڈاکٹر کروک شینک نے تجویز کیا۔ کہ کارخانہ قائم کرنے کے لئے ماری انڈس کا علاقہ موزوں رہے گا۔ کیونکہ وہاں مخصوص خام اشیا مثلاً کھریا مٹی۔ کوئلہ پانی اور نقل و حمل کی سہولتیں حاصل ہوں گی۔

جراثیم کش ادویات تیار کرنے کے مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ بہت سے ممبروں نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ اسی مقصد کے لئے کلورین استعمال کی جائے۔ جو سوڈا بنانے میں ہو سکتی ہے۔ صاحب صدر نے بتایا کہ اس سلسلہ میں نجی کارخانے قائم نہ کئے گئے۔ تو حکومت کو یہ کام خود کرنا پڑے گا۔

انہوں نے کہا۔ کہ روپیہ لگانے والوں میں جو جھجک پائی جاتی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت خود پہل کرے۔ محصول پیداوار کی شرحوں میں جو فرق پایا جاتا ہے۔ اس پر بھی بحث کی گئی۔ اور کمیٹی نے خیال ظاہر کیا۔ کہ ملک میں پیداوار پر جو محصول عائد ہے۔ اس کی شرح میں یکسانیت ہونی چاہیئے۔

تیل کی صنعت

تیل کی اہم صنعت سے تعلق رکھنے والے مسائل پر بھی غور کیا گیا۔ اور یہ طے پایا۔ کہ اس صنعت کے ماہروں کی رپورٹ آ جانے کے بعد اس اہم صنعت کا بڑے پیمانہ پر جائزہ لیا جائے۔ ڈاکٹر احمد کمال کی اس تجویز پر بھی غور کیا گیا۔ کہ [illegible] تیار کرنے کے لئے نرسل استعمال کیا جائے۔ اور یہ طے پایا۔ کہ متعلقہ محکمہ کو اس سلسلہ میں تحقیق کرنی چاہیئے۔

کمیٹی میں اس امر پر بھی غور کیا گیا۔ کہ حالیہ کنٹرول آرڈر کا وائٹ آئیل پر کس قدر اطلاق ہوتا ہے۔ اور یہ بتایا گیا۔ کہ تیل میں ملاوٹ کی وجہ سے نہ صرف لوگوں کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ بلکہ مصنوعات مثلاً صابن وغیرہ کی عمدگی میں بھی فرق آتا ہے۔

برطانیہ میں کوئلہ

لندن ۲ر جون۔ برطانیہ میں کوئلے والے علاقہ میں ایک کوئلہ کی کان دریافت ہوئی ہے۔ وہاں کا کوئلہ عمدہ ہے۔ اور ذخائر وسیع۔ اندازہ ہے۔ کہ اب تک جس ..لم ایکڑ زمین میں تحقیقات کی گئی ہے۔ اس میں دو کروڑ ٹن کوئلہ نکلنے کا اندازہ ہے۔ ابھی اور کھدائی کی جا رہی ہے۔ توقع ہے کہ کوئلہ کی نئی کانیں دو سال میں کوئلہ دینے لگیں گی۔ (اسٹار)

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳ جون ۱۹۴۹ء

514

تبلیغ اسلام

ہم نے بار بار مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ باہمی تنازعات کو چھوڑ دو۔ اور غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کی طرف متوجہ ہو۔ لیکن ہماری آواز پر ابھی تک کسی نے کان نہیں دھرا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ آج تمام دنیا مذہب کے بارے میں بڑی انتشار کی حالت میں ہے۔ مغربی الحادی طرز زندگی کے نتائج دنیا کے سامنے آچکے ہیں۔ لادینی رجحانات نے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں داخل ہو کر انسان کو تباہی کے اتھاہ غار میں گرا دیا ہے۔ حساس طبیعتیں دنیا کی اس حالت کو دیکھ کر چوکنا ہو گئی ہیں۔ اور غور و خوض سے اس نتیجہ پر پہونچ چکی ہیں۔ کہ دنیا کی یہ حالت روحانیت کے فقدان سے ہو گئی ہے۔ اکثر کی یہی رائے ہے کہ انسانوں میں روحانیت کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اس کے لئے وہ لوگ طرح طرح کی تجویزیں پیش کر رہے ہیں۔ بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کر کے ان باتوں پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا مذہب کی طرف پھر عود کرنے والی ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کا تصور مذہب سراسر غلط ہے۔ ان کے سامنے مذہب صرف موجودہ عیسائیت کے چند غیر معقول اعتقادات کا مجموعہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیت نے ساری دنیا پر اپنا تبلیغی جال بچھا رکھا ہے۔ اس لئے جب بھی یہ لوگ مذہب کا نام لیتے ہیں۔ تو ان کے پیش نظر صرف عیسائیت ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ ان حالات میں جو رغبت اس وقت مذہب کی طرف ہو رہی ہے کہاں تک کامیاب ہو سکتی ہے۔ دنیا سائنس اور فلسفہ میں کافی ترقی کر چکی ہے۔ لوگ عقل کے پرستار ہو چکے ہیں۔ عقل کی ترقی کے ساتھ ساتھ مادی ترقی نے انسان کی ذہنیت سراسر بدل دی ہے عیسائیت کے غیر معقول زندان میں وہ واپس جانے کو تیار نہیں ہے۔ عیسائیت نے جو اعتقادی گورکھ دھندا بنا رکھا ہے۔ اب ان کو اپیل نہیں کر سکتا۔ وہ چرچ سے نفور ہو چکے ہیں لیکن دنیا کی موجودہ ابتری نے ان کی طبیعتوں میں ایک ردِّ عمل کی صورت ضرور پیدا کر دی ہے معاشرہ کی گندگیوں سے ان کی فطرت نالاں ہے۔ وہ اپنی کشتیٔ حیات کو اس خوفناک بھنور سے نکال کر کسی سلامتی کے ساحل پر لگانے کے متمنی ہیں۔

عیسائی پادریوں نے اس حالت کو دیکھ کر اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دی ہیں۔ ان کو ترقی کے تمام سامان میسر ہیں۔ بڑی بڑی حکومتیں ان کے ساتھ ہیں۔ سرمایہ دار جمہوری ممالک کی حکومتیں اگرچہ لادینی حکومتیں کہلاتی ہیں۔ لیکن کمیونزم کے مقابلہ میں وہ مذہب سے کام لینا چاہتی ہیں۔ اس لئے وہ عیسائیت کی پشت پناہ بن گئی ہیں۔ چونکہ ان بڑی قوتوں نے دیکھا ہے۔ کہ چین پر کمیونسٹ قابض ہو گئے ہیں۔ اور اس طرح کمیونزم کی رَو کا جنوب مشرقی ایشیا کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہے وہ ان ممالک میں عیسائی مشنوں کی بڑی حمایت کر رہی ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے کہ جاپان میں رومن کیتھولک پادریوں نے ایک نئی مہم شروع کی ہے۔ پادریوں کا جاپان پر یہ عظیم حملہ سرمایہ دار جمہوری حکومتوں کی اعانت سے کیا گیا ہے۔ وہ تمام جاپان کو عیسائی بنا لینا چاہتے ہیں تا کہ اس طرح ان کو مذہب سے مسلح کر کے کمیونزم کے خلاف محاذ قائم کرنے میں اپنا ساتھی بنا لیں۔ خواہ ان کے اپنے دل میں مذہب کی کوئی وقعت ہو یا نہ ہو۔ خواہ وہ عیسائیت پر خود ایمان رکھیں یا نہ رکھیں۔ لیکن وہ دوسرے ممالک پر اپنا قبضہ جمائے رکھنے کے لئے عیسائی مشنوں کی افادیت کے قائل ہیں۔ ان کو اس سے غرض نہیں ہے۔ کہ یہ محروسہ اور مقبوضہ ممالک صحیح مذہب اختیار کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ وہ ایسا معاشرہ اختیار کر لیں۔ جو ان کے اپنے معاشرہ سے ملتا جلتا ہو۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان ممالک کی ذہنیت عقلی لحاظ سے ابھی طفولیت کے دور میں ہے۔ اس لئے ان کو عیسائیت کی کامیابی کا پورا یقین ہے وہ جانتے ہیں کہ خواہ ان کی اپنی نظر میں عیسائی اعتقادات کتنے ہی نامعقول ثابت ہو چکے ہوں۔ ان نو آموز اور خام ذہن لوگوں میں وہ جلد مقبولیت حاصل کر لیں گے۔ اور اس طرح کمیونزم کا بڑھتا ہوا ریلا تھم جائے گا۔ الغرض ان ممالک میں جو بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ وہ اسکو مذہب سے پھر دبا دینا چاہتے ہیں۔ وہ بیدار ہونے والوں کو عیسائیت کی افیم کھلا کر پھر سلا دینا چاہتے ہیں۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عیسائیت ان ممالک پر ایک دفعہ ضرور چھا جائے گی۔ یہ ممالک براہ راست ان جمہوری ممالک کے زیر اثر ہیں۔ جو اس وقت عیسائیت کے پورے حامی ہیں۔ اور پادریوں کی ہمت افزائی کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ ان ممالک میں کمیونزم کا پروپیگنڈا بھی بڑے زور شور سے ہو رہا ہے اور عوام کی غربت کی وجہ سے اس کی کامیابی غیر یقینی نہیں سمجھی جا سکتی۔ لیکن قطع نظر اس کے کہ آیا ان دونوں میں سے آخر کون کامیاب رہتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عیسائیت اپنی تائیدی طاقت کی وجہ سے بالکل بے اثر نہیں رہے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ کمیونزم کے مقابلہ میں کامیاب ہو جائے۔

حالت مختصراً یہ ہے کہ یورپ میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں آج ایسے لوگ موجود ہو گئے ہیں۔ جو واقعی کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں جو دنیا کی موجودہ ذہنیت کو مطمئن کر سکے۔ یورپ کی وہ جمہوری قوتیں جو کمیونزم کے خلاف ہیں۔ خواہ وہ خود مذہب کی قائل ہوں یا نہ ہوں۔ مگر ان کا خیال ہے کہ کمیونزم کا مقابلہ مذہب ہی کر سکتا ہے۔ اور یا کم از کم یہ کہ مذہب کو کمیونزم کی رَو کے روکنے کیلئے بطور ہتھیار کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اور چونکہ وہ صرف عیسائیت ہی سے آشنا ہیں۔ اس لئے وہ عیسائیت کی تبلیغ میں ہر ممکن امداد کر رہی ہیں۔ دوسری طاقت کمیونزم ہے اگرچہ وہ مذہب کا اصولاً مخالف ہے۔ لیکن حال ہی میں مذہب کے متعلق وہ بھی اپنا موقف قدرے تبدیل کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ خواہ ہم اس کو فریب سمجھیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ روس اب بظاہر مذہب کا اتنا دشمن نہیں ہے۔ جتنا کہ شروع میں اس نے اپنے آپ کو ظاہر کیا تھا۔ اس نے ایسا جمہوری ممالک کی تقلید میں کیا ہے یا نہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ پہلے کی نسبت اب وہ مذہب کے معاملہ میں بہت رواداری کا اظہار کر رہا ہے۔

الغرض اس وقت مذہبی لحاظ سے دنیا کی وہ حالت ہے جس کا تھوڑا سا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ اس سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج نے تمام دنیا کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ اور انسانی فطرت ان کی چیرہ دستیوں سے تنگ آ کر صدائے احتجاج بلند کرنے پر آمادہ ہے۔

دوسرے لفظوں میں حالت یہ ہے کہ تمام دنیا اس وقت لادینی اور غلط مذہب کی معرکہ آرائی کا میدان بنی ہوئی ہے۔ ایک طوفان بپا ہے۔ اس طوفان میں سعید روحیں حیران و سرگرداں ہیں وہ صحیح مذہب حقیقی لائحہ حیات کی تلاش کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن باطل کے یہ گھنیرے بادل ان کے راستہ کو تاریک کر رہے ہیں۔ ان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ یہ پیاسی روحیں پانی کے ایک ایک قطرے کے لئے ترس رہی ہیں۔ کیا یہ ٹھیک وقت نہیں ہے کہ ہم اس چشمۂ حیات کو جس کو ہم نے جزدانوں میں بند کر کے طاق نسیاں پر سجا رکھا ہے دنیا کی ان پیاسی روحوں کے سامنے رکھ دیں۔ کیا یہ ٹھیک وقت نہیں ہے کہ ہم سب کچھ بھول کر دنیا کے کونے کونے میں پہونچ جائیں۔ اور دیوانہ وار اللہ تعالیٰ کی عزیز ترین امانت کو اقوام عالم تک پہونچائیں؟

اے ساڑھے کروڑ مسلمانو۔ اے مراکش سے لے کر چین تک اور سائبیریا سے لے کر انڈونیشیا تک پھیلتے چلے جانے والے مسلمانو تم کیوں مسلمان کہلاتے ہو۔ اے مسلمان کہلانے والو ان تمام ملکی نسلی اور وطنی جالوں کو جو لادینی نے تم پر ڈال دیئے ہیں توڑ کر نکل پڑو۔ یہ ملک یہ نسلیں یہ وطن۔ یہ سلطنتیں یہ حکومتیں یہ سب فریب کا دانہ ہیں۔ جو عزازیل نے تمام دنیا میں بکھیر دیا ہے۔ یاد رکھو شیطان بڑا بہروپیا ہے وہ سیاسی اسلام کا بہروپ بھر کر بھی آتا ہے۔ یہ سب فتنہ و فساد ہے ان الحکم الا للّٰہ کے معنے حکومتوں پر قبضہ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ اس کا مطلب ملکوں کو فتح کرنا نہیں ہے۔ بلکہ سعید روحوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت کسی ملک کسی قوم کسی نسل کسی قبیلہ کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام کرۂ ارضی پر پھیلی ہوئی ہے۔

اے مسلمانو تمہارا کوئی وطن نہیں ہے مگر سب وطن تمہارے ہیں۔ تمہاری الکتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔ اس لئے جن کے دل میں اسلام کی تڑپ ہے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر نکل پڑو۔ انجمنیں بنا کر تنہا تنہا جیسے بھی ہو جس طرح بھی ہو۔ اس وقت لوہا گرم ہے چوٹ لگا دو۔ بے شک لوگ تمہیں دیوانہ کہیں گے۔ کہنے دو۔ بے شک لوگ تمہیں ہوش و حواس سے بیگانہ سمجھیں گے سمجھنے دو۔ تم صرف یہ دیکھو کہ تم مسلمان کیوں ہو۔ کیا حضرت علی ہجویری علیہ الرحمۃ دیوانہ تھے؟ کیا حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ ہوش و حواس سے بیگانہ تھے؟ کیا وہ دوسروں کے ملک چھیننے کے لئے گھروں سے نکلے تھے؟ ان کے ساتھ کون سے لاؤ لشکر تھے۔ کونسے ایٹم بم وہ اپنے ساتھ لائے تھے؟ ان کے پاس بے شک ایک ایٹم بم تھا۔ اور وہ قرآن کریم تھا۔ یہ ایٹم بم مکانات۔ تجارت گاہیں۔ چھاؤنیاں انسان چرند پرند درخت جلا کر راکھ نہیں کر دیتا۔ مگر دلوں کو ایک ایسی آگ لگاتا ہے۔ کہ ریگزار گلستانوں کی طرح لہلہانے لگتے ہیں مردے نئی زندگی پاتے ہیں۔

اذکروا موتاکم بخیر

انڈونیشیا کے دو مخلص احمدیوں کی وفات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا

(۲)

سلسلہ کے دیکھئے الفضل مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۴۹ء

برادرم کوما اور انکے ساتھی } برادرم کوما ایک پرائیویٹ ہائی سکول میں پڑھاتے تھے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو سیکنڈ ماسٹر تھے۔ فٹ بال اور ٹینس کے بہترین کھلاڑی تھے میدان میں سب سے زیادہ ٹینس کے کھیل کے ماہر بھی تھے گرانڈیل جوان تھے۔ مگر اتنے عبادت گذار اور نیک۔ اور خاموش طبع کہ بعض دفعہ میں خود حیران ہو جاتا۔ اسی نیکی کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ ایک بزرگ شیخ کا مِن نامی کی (جو علم تصوف کی تعلیم دیتے تھے) پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔

ایک ماہ کے بعد میدان میں جب ایک مشہور عرب عالم محمود الخیاط سے مباحثہ ہونا قرار پایا۔ اس وقت مخالفت زوروں پر تھی تو "شیخ کا مِن" کی بیوی نے جس کا نام "جنت" تھا انہیں کہا کہ اس ہندوستانی شخص کی بے وجہ مخالفت نہ کریں تو آپ ان کے پاس جائیں اور تحقیق کریں اگر سچا معلوم ہو تو اس کی مدد کریں اور اس کا ساتھ دیں۔ ورنہ خاموش ہو جائیں۔

انہوں نے اس نیک مشورہ کو اپنے مریدوں کے سامنے پیش کیا۔ ان کے مریدوں نے بھی اس کی تائید کی۔ اس پر انہوں نے اپنے مریدوں میں سے دو دو کو حکم دیا کہ وہ میرے پاس آویں۔ اور سوالات پیش کریں۔ چنانچہ ان لوگوں میں برادرم کوما صاحب بھی شامل تھے۔ یہ لوگ روزانہ دو دو کر کے میرے پاس آتے رہے اور سوالات کرتے رہے آخر ایک روز برادرم کوما صاحب اور برادرم سلیمان صاحب سریگر اور خود "شیخ کامن" صاحب تشریف لائے اور کئی گھنٹے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا شام کے وقت بڑے خوش خوش واپس گئے اور وعدہ کیا کہ پھر ملیں گے۔

میدان میں پہلا مباحثہ } مباحثہ جون ۱۹۳۲ء کی غالباً چھٹی تاریخ کو بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک ہونا قرار پایا تھا۔ چونکہ پہلا مباحثہ تھا اور اس وقت تک میں زبان میں اتنی مہارت حاصل نہ کر سکا تھا کہ سارے لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔ نیز پاڈنگ اور میدان کی زبان میں بھی فرق ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مولوی ابو بکر صاحب سماٹری کو پاڈنگ سے بلایا جائے وہ آئے اور آپ کے ساتھ غالباً محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت پاڈنگ۔ اور مجلہ "اسلام" جو میں نے ۱۹۳۲ء میں پاڈنگ سے جاری کر دیا تھا کے ایڈیٹر مولوی عبدالعزیز شریف اور محمدی ڈٹمنگ داڑ پوتیہ صاحب بھی تشریف لے آئے مہمانوں کے کھانے کا انتظام میدان کے احمدیوں نے کیا جن میں سب سے زیادہ محنت سے کام کرنے والی ایک بہن "آمنہ" تھی۔ جو خود تو احمدی تھی مگر اس کا خاوند اس وقت تک احمدی نہ ہوا تھا جزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اس مباحثہ کا موضوع عقائد احمدیہ تھا۔ سو مقررہ تاریخ پر مباحثہ ہوا ہماری طرف سے مناظر مولوی ابو بکر صاحب سماٹری فاضل تھے ۔۔۔ اور اس مباحثہ میں خدا نے ہمیں اتنی کامیابی عطا فرمائی کہ خود ہمارے مخالفوں نے اپنے عرب عالم کی شکست کا اعتراف کیا اس کے پیرو اس سے بیزار ہو گئے اور مباحثہ کی منتظمہ کمیٹی نے جس نے وعدہ کیا تھا کہ اس مباحثہ کی روئیداد شائع کی جائے گی۔ روئیداد شائع کرنے سے انکار کر دیا اور اخبارات میں بھی ہماری کامیابی کا ۔ ۔ ۔ ۔ خوب چرچا ہوا۔ نئے احمدیوں کے دل بڑھ گئے اور جو لوگ سلیم الفطرت تھے احمدیت کے قریب ہو گئے۔

مباحثہ کے بعد جو دوست پاڈنگ سے تشریف لائے تھے۔ واپس چلے گئے صرف مولوی ابو بکر صاحب فاضل کو میں نے ٹھہرا لیا۔ کیونکہ انہی دنوں ایک اور عالم تنکو فخر الدین صاحب پریذیڈنٹ مجلس شرعی "پر باؤنگن" (Perbaoengan) سے دوسرے مباحثہ کے متعلق سلسلہ گفتگو جاری تھا۔ چنانچہ ایک ماہ کے بعد دوسرا مباحثہ "وفات مسیح اور نشانات امام مہدی" پر ہوا۔ جس میں پہلے موضوع میں خاکسار اور دوسرے موضوع میں مولوی ابو بکر صاحب نے اس عالم کا مقابلہ کیا اس مباحثہ کا اثر بھی اچھا ہوا۔

خلاصہ یہ کہ اس طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے لئے ہدایت کے راستے صاف کرتا چلا گیا۔ اور پہلے مباحثہ کے بعد شیخ کامن صاحب نے مجھے اور مولوی ابو بکر صاحب کو اپنے گھر بلایا اور عشاء سے لے کر صبح تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد پھر کئی دفعہ ان کے گھر جانے کا موقع ملا۔ شیخ کامن صاحب نے صرف اپنے گھر کے افراد کو ہی نہیں بلکہ اپنے سب مریدوں کو جمع کیا اور کئی بار ہماری باتیں سننے کا موقع بہم پہنچایا۔ آخر ایک دن انہوں نے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں اور جو میرا مرید ان پر ایمان لانا چاہے۔ وہ اپنا نام پیش کر دے۔ اس وقت جہاں بہت سے لوگوں نے اپنا نام پیش کیا۔ وہاں برادرم محترم کوما صاحب نے بھی اپنا نام پیش کر دیا اور ان کے ساتھ ہی ایک نوجوان نے جو وہاں ایف اے کا طالب علم تھا اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کا نام "بحری رنکوتی" ہے۔ برادر عزیز بحری رنکوتی کے والدین بھی اس وقت احمدی ہو گئے تھے۔

برادرم کوما صاحب اور بحری رنکوتی کا علم قرآنی } شیخ کامن صاحب ایک پیر کی حیثیت سے رہتے تھے ان کا گھر چاول اور غلہ سے بھرا رہتا اور نذر و نیاز بھی کافی ملجاتی۔ مگر جونہی انہوں نے احمدیت اختیار کی اپنے آپ کو پورا پورا نظام احمدیت کا پابند بنا لیا۔ میدان میں ہماری باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ اور مکرم کوما صاحب امیر جماعت منتخب ہوئے۔ وہ نذر و نیاز جو پہلے شیخ کامن صاحب کو ملتا تھا وہ بطور چندہ کے جماعت کے پاس آنا شروع ہوا اور خود شیخ کامن صاحب نے بھی باوجود غربت کے چندہ ادا کرنے میں بڑے اخلاص کا نمونہ پیش کیا۔ اور آخر تک وہ اپنے اس اخلاص پر قائم رہے۔ شیخ کامن اور ان کی اہلیہ یہ دونوں بزرگ بھی فوت ہو چکے ہیں اللہم ارحمہما)

پہلا دور التبلیغ تنگ محسوس ہونے لگا اس لئے ایک وسیع مکان تلاش کیا گیا ۔ جو Juliana Street No. 200 میں واقع تھا اور اسکا کرایہ ۲۰ (بیس) گلڈر (روپے) مقرر ہوا ہو گا کام نیا تھا چندہ ادا کرنے پر زور بھی نہ دیا گیا تھا اسلئے مکان اور لیمپ وغیرہ کا سب بار ابھی مجھ پر ہی تھا اور اتفاق کی بات ہے کہ اس وقت مجھے جو ۔/۵۰ Rs الاؤنس قادیان سے روانہ کیا جاتا۔ روپیہ کی قیمت گر جانے ۔ ۔ ۔ ۔ کی وجہ سے وہ ۔/۲۴ گلڈر کی صورت میں مجھے موصول ہوتا۔ ۔/۱۸ گلڈر تو کرایہ کے لئے دے دیئے جاتے اور باقی ۔/۶ گلڈر دوسری ضروریات کے لئے رکھے جاتے جو دو چار دن میں ختم ہو جاتے۔

ایک دفعہ شروع ۔ شروع کا ذکر ہے کہ مجھے دو دن کا فاقہ آ گیا۔ میں خدا کی مرضی پر راضی تھا میں بھوکا بھی تھا اور رات دن تبلیغ میں منہمک بھی رہتا اسلئے میرے جسم پر اسکا غیر معمولی اثر پڑا۔

آہستہ آہستہ احمدی دوستوں کو میری تنگی کا علم ہونا شروع ہوا۔ تو انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب پر بار بہت ہے اس لئے مکان کا کرایہ اور ہر ماہ کے لئے لیمپ کا تیل اور دیگر اخراجات جماعت کو ادا کرنا ضروری ہے۔ میٹنگ ہوئی اور خدا کے فضل سے جماعت نے تیسرے چوتھے مہینے ہی سارا بوجھ برداشت کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ بعد میں اس قدر چندہ جمع ہونا شروع ہوا کہ ہم نے ایک ماہوار ٹریکیٹ کا اجرا کیا۔ جس کا نام البشریٰ رکھا گیا۔ دوسرے تیسرے مہینے ہی وہ ٹریکٹ دوگنا کر دیا گیا۔ اس کے بعد وہ ایک رسالہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا بہر حال مجھے یہ بیان کرنا ہے کہ جب جماعت کا نظام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ تو امیر کوما صاحب اور بحری رنکوتی صاحب نے مجھے کہا کہ ہمیں مذہبی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں ہے اور امیر جماعت احمدیہ بن کر مذہبی علم سیکھے بغیر گذارہ نہیں۔ اسلئے آپ ہمیں عربی سکھائیں۔ اور ساتھ ہی کہا کہ ہمیں فرصت بہت کم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ عربی زبان کے علاوہ ہمیں قرآن کریم کا علم بھی حاصل ہو جائے اور اندازاً بتائیں کہ ہم کتنے عرصہ میں کچھ قابلیت حاصل کر سکتے ہیں۔

میں نے ان سے کہا بہتر ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ شروع کر دیں۔ آپ عربی زبان بھی سیکھ جائیں گے اور قرآن کریم کا علم بھی حاصل ہو جائیگا اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں۔ چھ ماہ کا عرصہ کافی ہے۔ بشرطیکہ آپ روزانہ ایک گھنٹہ پڑھیں۔ اور کچھ محنت سے اسے یاد بھی کریں۔ انہوں نے کہا ایک گھنٹہ کی شرط منظور، مگر روزانہ پڑھنا مشکل ہے۔ ہم ہفتہ میں تین بار پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے۔ انہیں پڑھانا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دونو صاحب نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ میں تین بار سبق لیتے اور خوب محنت سے یاد کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی ماہ میں وہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ گئے۔ غالباً ۱۲-۱۳ سپارہ کا ترجمہ انہوں نے مجھ سے پڑھ لیا۔ تو رمضان شریف کا مہینہ آ گیا۔ جس میں قرآن کریم کا درس ہوا۔ چونکہ درس کے لئے دس سپارے شروع کے مقرر کئے گئے۔ اسلئے دس سپاروں کے ترجمہ کی دہرائی ہو گئی۔ اس طرح ان کی تعلیم میں پختگی پیدا ہو گئی۔ پھر بحری رنکوتی صاحب تو غالباً امتحان کیوجہ سے رک گئے۔ مگر امیر کوما صاحب برابر پڑھتے چلے گئے۔ ان کو قرآن کریم پڑھنے کا اسقدر شوق تھا۔ کہ باقاعدہ درس قرآن میں حاضر ہوتے اور اگر کبھی نہ آ سکتے تو باقاعدہ رخصت لیتے (باقی)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

اب آپ کی طبیعت بفضلہ رو بصحت ہے۔ کھانسی میں کافی کمی ہے۔ البتہ آنکھوں میں غبار بڑھتا جا رہا ہے۔ عام کمزوری بھی بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ دعائیں جاری رکھیں۔ نیز اگر کسی دوست کو موتیا بند کی کوئی مفید اور مجرب دوا معلوم ہو تو معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ حضرت مفتی صاحب کو مشورہ تحریر فرما دیں۔

خاکسار:- جمال الدین احمد
کوچہ احمدیہ چنیوٹ

اذکروا موتاکم بخیر

انڈونیشیا کے دو مخلص احمدیوں کی وفات

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب، سابق مبلغ انڈونیشیا

(۲)

سلسلہ کے دیکھیے الفضل مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۴۹ء

برادرم کوما اور انکے ساتھی } برادرم کوما ایک پرائیویٹ ہائی سکول میں پڑھاتے تھے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو سیکنڈ ماسٹر تھے۔ فٹ بال اور ٹینس کے بہترین کھلاڑی تھے میدان میں سب سے زیادہ ٹینس کے کھیل کے ماہر بھی تھے گراندیل جوان تھے۔ مگر اتنے عبادت گذار اور نیک اور خاموش طبع کی بعض دفعہ میں خود حیران ہو جاتا۔ اسی نیکی کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ ایک بزرگ شیخ کامن کی (جو علم تصوف کی تعلیم دیتے تھے) پارٹی میں شامل ہو گئے تھے۔

ایک ماہ کے بعد میدان میں جب ایک مشہور عرب عالم محمود الخیاط سے مباحثہ ہونا قرار پایا۔ اس وقت مخالفت زوروں پر تھی "شیخ کامن" کی بیوی نے جس کا نام "جنت" تھا انہیں کہا کہ اس ہندوستانی شخص کی بے وجہ مخالفت نہ کریں۔ آپ ان کے پاس جائیں اور تحقیق کریں اگر سچا معلوم ہو تو اس کی مدد کریں اور اس کا ساتھ دیں۔ ورنہ خاموش ہو جائیں۔

انہوں نے اس نیک مشورہ کو اپنے مریدوں کے سامنے پیش کیا۔ ان کے مریدوں نے بھی اس کی تائید کی۔ اس پر انہوں نے اپنے مریدوں میں سے دو دو کو حکم دیا کہ وہ میرے پاس آویں۔ اور سوالات پیش کریں۔ چنانچہ ان لوگوں میں برادرم کوما صاحب بھی شامل تھے۔ یہ لوگ روزانہ دو دو کر کے میرے پاس آتے رہے اور سوالات کرتے رہے آخر ایک روز برادرم کوما صاحب اور برادرم سلیمان صاحب سریکر اور خود "شیخ کامن" صاحب تشریف لائے اور کئی گھنٹے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا شام کے وقت بڑے خوش خوش واپس گئے اور وعدہ کیا کہ پھر ملیں گے۔

میدان میں پہلا مباحثہ } مباحثہ جون ۱۹۳۲ء کی غالباً چھٹی تاریخ کو بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے ایک بجے تک ہونا قرار پایا تھا۔ چونکہ پہلا مباحثہ تھا اور اس وقت تک میں زبان میں اتنی مہارت حاصل نہ کر سکا تھا کہ سارے لوگ میری بات کو سمجھ سکیں۔ نیز پاڈنگ اور میدان کی زبان میں بھی فرق ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مولوی ابوبکر صاحب سماٹری کو پاڈنگ سے بلایا جائے وہ آئے اور آپ کے ساتھ غالباً محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت پاڈنگ اور مجلہ "اسلام" جو میں نے ۱۹۳۲ء میں پاڈنگ سے جاری کر دیا تھا، کے ایڈیٹر مولوی عبدالعزیز شریف اور مکرم ڈھمنگ داؤ پوتیہ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ان مہمانوں کے کھانے کا انتظام میدان کے احمدیوں نے کیا جن میں سب سے زیادہ محنت سے کام کرنے والی ایک بہن "آمنہ" تھی۔ جو خود تو احمدی تھی مگر اس کا خاوند اس وقت تک احمدی نہ ہوا تھا جزاہا اللہ تعالیٰ احسن الجزاء اس مباحثہ کا موضوع عقائد احمدیہ تھا۔ سو مقررہ تاریخ پر مباحثہ ہوا ہماری طرف سے مناظر مولوی ابوبکر صاحب سماٹری فاضل تھے — اور اس مباحثہ میں خدا نے ہمیں اتنی کامیابی عطا فرمائی کہ خود ہمارے مخالفوں نے اپنے عرب عالم کی شکست کا اعتراف کیا اس کے پیرو اس سے بیزار ہو گئے اور مباحثہ کی منتظمہ کمیٹی نے جس نے وعدہ کیا تھا کہ اس مباحثہ کی روئداد شائع کی جائے گی۔ روئیداد شائع کرنے سے انکار کر دیا اور اخبارات میں بھی ہماری کامیابی کا . . . . . خوب چرچا ہوا۔ نئے احمدیوں کے دل بڑھ گئے اور جو لوگ سلیم الفطرت تھے احمدیت کے قریب ہو گئے۔

مباحثہ کے بعد جو دوست پاڈنگ سے تشریف لائے تھے۔ واپس چلے گئے صرف مولوی ابوبکر صاحب فاضل کو میں نے ٹھہرا لیا۔ کیونکہ انہی دنوں ایک اور عالم تینکو فخر الدین صاحب پریذیڈنٹ مجلس شرعی "پرباڈنگن" (Perbaasng am) سے دوسرے مباحثہ کے متعلق سلسلہ گفتگو جاری تھا۔ چنانچہ ایک ماہ کے بعد دوسرا مباحثہ "وفات مسیح" اور نشانات امام مہدی" پر ہوا۔ جس میں پہلے موضوع میں خاکسار اور دوسرے موضوع میں مولوی ابوبکر صاحب نے اس عالم کا مقابلہ کیا اس مباحثہ کا اثر بھی اچھا ہوا۔

خلاصہ یہ کہ اس طرح خدا تعالیٰ لوگوں کے لئے ہدایت کے راستے صاف کرتا چلا گیا۔ اور پہلے مباحثہ کے بعد شیخ کامن صاحب نے مجھے اور مولوی ابوبکر صاحب کو اپنے گھر بلایا اور عشاء سے لے کر صبح تک گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد پھر کئی دفعہ ان کے گھر جانے کا موقع ملا۔ شیخ کامن صاحب نے صرف اپنے گھر کے افراد کو ہی نہیں بلکہ اپنے سب مریدوں کو جمع کیا اور کئی بار ہماری باتیں سننے کا موقع بہم پہنچایا۔ آخر ایک دن انہوں نے کہا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوں اور جو میرا مرید ان پر ایمان لانا چاہے۔ وہ اپنا نام پیش کر دے۔ اس وقت جہاں بہت سے لوگوں نے اپنا نام پیش کیا۔ وہاں برادرم محترم کوما صاحب نے بھی اپنا نام پیش کر دیا اور ان کے ساتھ ہی ایک نوجوان نے جو وہاں ایف اے کا طالب علم تھا اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کا نام "بحرالدین نکوتی" ہے۔ برادر عزیز بحرالدین نکوتی کے والدین بھی اس وقت احمدی ہو گئے تھے۔

برادرم کوما صاحب اور بحرالدین نکوتی کا علم قرآنی } شیخ کامن صاحب ایک پیر کی حیثیت سے رہتے تھے ان کا گھر چاول اور غلہ سے بھرا رہتا اور نذر و نیاز بھی کافی ملجاتی۔ مگر جونہی انہوں نے احمدیت اختیار کی اپنے آپ کو پورا پورا نظام احمدیت کا پابند بنا لیا۔ میدان میں ہماری باقاعدہ جماعت قائم ہو گئی۔ اور مکرم کوما صاحب امیر جماعت منتخب ہوئے۔ وہ نذر و نیاز جو پہلے شیخ کامن صاحب کو ملتا تھا وہ بطور چندہ کے جماعت کے پاس آنا شروع ہوا اور خود شیخ کامن صاحب نے بھی باوجود غربت کے چندہ ادا کرنے میں بڑے اخلاص کا نمونہ پیش کیا۔ اور آخر تک وہ اپنے اس اخلاص پر قائم رہے۔ شیخ کامن اور ان کی اہلیہ یہ دونوں بزرگ بھی فوت ہو چکے ہیں (اللہم ارحمہما)

پہلا دار التبلیغ تنگ محسوس ہونے لگا اس لئے ایک وسیع مکان تلاش کیا گیا — جو Juliana street No.200 میں واقع تھا اور اسکا کرایہ اٹھارہ گلڈر (دو روپے) مقرر ہوا چونکہ کام نیا تھا چندہ ادا کرنے پر زور بھی نہ دیا گیا تھا اسلئے مکان اور لمپ وغیرہ کا سب بار ابھی مجھ پر ہی تھا اور اتفاق کی بات ہے کہ اس وقت مجھے جو -/۱۵۰ الاؤنس قادیان سے روانہ کیا جاتا۔ روپیہ کی قیمت گر جانے . . . . . کی وجہ سے وہ -/۲۴ گلڈر کی صورت میں مجھے موصول ہوتا۔ -/۱۸ گلڈر تو کرایہ کے لئے دے دیئے جاتے اور باقی -/۶ گلڈر دوسری ضروریات کے لئے رکھے جاتے جو دو چار دن میں ختم ہو جاتے۔

ایک دفعہ شروع شروع کا ذکر ہے کہ مجھے دو دن کا فاقہ آ گیا۔ میں خدا کی مرضی پر راضی تھا میں بھوکا بھی تھا اور رات دن تبلیغ میں منہمک بھی رہتا اسلئے میرے جسم پر اسکا غیر معمولی اثر پڑا۔

آہستہ آہستہ احمدی دوستوں کو میری تنگی کا علم ہونا شروع ہوا۔ تو انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب پر بار بہت ہے۔ اس لئے مکان کا کرایہ اور ہر ماہ کے لئے لمپ کا تیل اور دیگر اخراجات جماعت کو دینا کرنا ضروری ہے۔ میٹنگ ہوئی اور خدا کے فضل سے جماعت نے تیسرے چوتھے مہینے ہی سارا بوجھ برداشت کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ بعد میں اس قدر چندہ جمع ہونا شروع ہوا کہ ہم نے ایک ماہوار ٹریکٹ کا آغاز کیا۔ جس کا نام البشریٰ رکھا گیا۔ دوسرے تیسرے مہینے ہی وہ ٹریکٹ دوگنا کر دیا گیا۔ اسکے بعد وہ ایک رسالہ کی صورت میں تبدیل ہو گیا

بہرحال مجھے یہ بیان کرنا ہے کہ جب جماعت کا نظام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ تو امیر کوما صاحب اور بحرالدین نکوتی صاحب نے مجھے کہا کہ ہمیں مذہبی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں ہے اور امیر جماعت احمدیہ بن کر مذہبی علم سیکھے بغیر گذارہ نہیں۔ اسلئے آپ ہمیں عربی سکھائیں۔ اور ساتھ ہی کہا کہ ہمیں فرصت بہت کم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ عربی زبان کے علاوہ ہمیں قرآن کریم کا علم بھی حاصل ہو جائے اور اندازاً بتائیں کہ ہم کتنے عرصہ میں کچھ قابلیت حاصل کر سکتے ہیں۔

میں نے ان سے کہا بہتر ہے کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ شروع کر دیں۔ آپ عربی زبان بھی سیکھ جائیں گے اور قرآن کریم کا علم بھی حاصل ہو جائیگا اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں۔ چھ ماہ کا عرصہ کافی ہے۔ بشرطیکہ آپ روزانہ ایک گھنٹہ پڑھیں۔ اور پھر محنت سے اسے یاد بھی کریں۔ انہوں نے کہا ایک گھنٹہ کی شرط منظور، مگر روزانہ پڑھنا مشکل ہے۔ ہم ہفتہ میں تین بار پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے۔ انہیں پڑھانا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دونو صاحب نہایت باقاعدگی کے ساتھ ہفتہ میں تین بار سبق لیتے اور خوب محنت سے یاد کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند ہی ماہ میں وہ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ گئے۔ غالباً ۱۲-۱۳ سپارہ کا ترجمہ انہوں نے مجھ سے پڑھ لیا۔ تو رمضان شریف کا مہینہ آ گیا۔ جس میں قرآن کریم کا درس ہوا۔ چونکہ درس کے لئے دس سپارے شروع کے مقرر کئے گئے۔ اسلئے دس سپاروں کے ترجمہ کی دہرائی ہو گئی۔ اس طرح ان کی تعلیم میں پختگی پیدا ہو گئی۔ پھر بحرالدین نکوتی صاحب تو غالباً امتحان کیوجہ سے رک گئے۔ مگر امیر کوما صاحب برابر پڑھتے چلے گئے۔ ان کو قرآن کریم پڑھنے کا اسقدر شوق تھا۔ کہ باقاعدہ درس قرآن میں حاضر ہوتے اور اگر کبھی نہ آ سکتے تو باقاعدہ رخصت لیتے۔

(باقی)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

اب آپ کی طبیعت بفضلہ رو بصحت ہے۔ کھانسی میں کافی کمی ہے۔ البتہ آنکھوں میں غبار بڑھتا جا رہا ہے۔ عام کمزوری بھی بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ دعائیں جاری رکھیں۔ نیز اگر کسی دوست کو موتیا بند کی کوئی مفید اور مجرب دوا معلوم ہو تو معرفت پوسٹ ماسٹر چنیوٹ حضرت مفتی صاحب کو مشورہ تحریر فرما دیں۔

خاکسار:۔ جلال الدین احمد

کوچہ احمدیہ چنیوٹ

مشرق کے جزیروں میں ——— توحید کی پکار

بورنیو میں تبلیغ احمدیت کے خوشکن نتائج

تبلیغی رپورٹ ماہ مارچ ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی محمد زہدی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بورنیو)

لنکونن میں احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ ایک امام مسجد جو غیر احمدی تھے احمدیت سے بہت متاثر ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تینوم میں احمدیت روز بروز قبولیت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ کنا روت میں پاگان بکثرت اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ لنکونن میں خدام الاحمدیہ کا قیام — لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ۔ بعض ذی اثر اصحاب کا قبول احمدیت

مکرم مولوی محمد زہدی صاحب ماہ مارچ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس ماہ بورنیو میں تبلیغی و تربیتی فرائض سر انجام دینے کے علاوہ مصافات میں بھی انفرادی تبلیغ کا موقع ملا۔ لنکونن شہر کی مسجد کے افتتاح کے لئے مقامی جماعت کی دعوت پر میں وہاں گیا اور نماز جمعہ کے روز تمام احباب جماعت کی معیت میں مسجد کا افتتاح کیا۔ خطبہ جمعہ میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے دلائل اور منکرین اور مخالفین کی ناکامی کے بہت سے عبرتناک واقعات بیان کئے۔ چونکہ یہ خطبہ ملائی زبان میں بیان کیا گیا تھا اس لئے یہ سامعین کے لئے بڑی حیرت اور اچنبھے کی بات تھی۔ اختتام نماز کے بعد جب بہت سے احباب نے اس پر اعتراض کیا تو انہیں تشفی آمیز جواب دیا گیا۔

دوسرے روز چند دیگر احباب کی معیت میں خاکسار وہاں کی مسجد کے امام صاحب کے گھر گیا۔ وہاں دیر تک مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ امام صاحب جو احمدیت کے دلائل کو جھٹلا نہ سکتے تھے یہ ماننے پر مجبور ہو گئے کہ احمدیت سچی ہے۔ ممکن ہے وہ بیعت پر بھی آمادہ ہو جاتے مگر بعض دنیاوی روکیں حائل تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ صداقت کے قبول کرنے کے لئے وہ ان کے سینہ میں انشراح ۔۔۔ اور دل میں جرأت پیدا کرے تا ان کی قبول احمدیت سے بہت سے دیگر زیر اثر احباب بھی احمدیت میں داخل ہو کر اس کے فیوض سے بہرہ ور ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس دن دو احباب داخل احمدیت ہوئے۔

خط و کتابت

انفرادی تبلیغ کے علاوہ خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ علاقہ کے ذی اثر اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے احباب کو تبلیغی خطوط لکھے گئے ہیں کے خوشکن نتائج کی توقع ہے۔

تینوم میں بعض اصحاب احمدیت سے بہت متاثر ہیں اگر ان کی طرف توجہ کی جائے تو وہ بہت جلد احمدیت کے قریب آ سکتے ہیں۔ ان لوگوں میں ایک ایسا طبقہ بھی ہے جو دل سے تو احمدیت کو پسند کرتا ہے مگر مخالفین کی شرارت اور ایذا دہی کے ڈر سے ہمارے ساتھ میل جول سے کتراتا ہے۔ ہمارا ایک نوجوان اس علاقہ میں بڑی مستعدی اور دلیری کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ بجا لا رہا ہے۔

دوکو ڈنگ میں بھی احمدیت عوام میں خوب متعارف ہو رہی ہے۔ اس علاقہ میں ایک ذی اثر آدمی نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور اس کی شمولیت دوسروں کے لئے پیش خیمہ ثابت ہو۔

کنا روت میں بعض پاگان کے اندر اسلام کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ متعدد بار ان کے دیہات میں میں گیا اور کئی کئی گھنٹے تک انہیں تبلیغ کرتا رہا۔ اس کے علاوہ چینی تاجران کو بھی اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔

تعلیم و تربیت

لنکونن میں قیام کے دوران قرآن کریم کا درس دیتا رہا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر کے چیدہ چیدہ حصص جو احمدیت کے غلبہ ۔۔۔ سے متعلق ہیں پڑھ کر سنائے گئے۔

یہاں خدام الاحمدیہ بھی قائم کی گئی ہے جس میں احمدی نوجوان بڑی مسرت اور اخلاص سے شامل ہوئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے بیج حاصل حاصل کرنے کے لئے وہ بڑے اشتیاق کا اظہار کر رہے ہیں۔

گذشتہ ماہ لجنہ اماء اللہ کا ماہانہ جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں خواتین کے لئے تربیتی نصائح کی گئیں۔ اکثر ممبرات نماز سیکھ چکی ہیں۔ اور بعض ترجمہ بھی سیکھ رہی ہیں۔ قریباً ماہانہ چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتی ہیں۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس علاقہ میں احمدیت کے نفوذ و غلبہ پانے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اور جو روکیں ہماری راہ میں حائل ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دور کر دے۔

موصی صاحبان کا موجودہ پتہ مطلوب ہے

(۱) عبدالرحمٰن خاں صاحب ولد عطا محمد خاں صاحب لنگڑوعہ ضلع ہوشیارپور ۹۶۵۱ (۲) عطا محمد صاحب ولد مولا بخش صاحب بنگہ ضلع جالندھر ۹۶۵۳ (۳) غلام محمد صاحب ولد چوہدری لکھا صاحب ساکن کریم پور ضلع جالندھر۔ (۴) محمد صدیق صاحب ولد چوہدری بابو خاں صاحب بنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر ۹۶۵۹ (۵) حاجی محمود احمد صاحب ولد چوہدری ابراہیم صاحب محلہ دارالشکر قادیان ۹۶۶۴ (۶) محمد اسماعیل صاحب واقف زندگی ولد مولوی ابراہیم صاحب دارالعلوم قادیان ۹۶۶۶ (۷) نور بیگم صاحبہ بنت مہرالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ ٹیچر ٹریننگ سکول جموں۔ ۹۶۶۸ (۸) امۃ البندہ صاحبہ عرف بندو بر کوٹھی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان ۹۶۶۹۔ (۹) بشیر الدین احمد صاحب ولد چوہدری الیاس الدین صاحب دارالبرکات قادیان ۹۶۷۶۔ (۱۰) ملک برکت اللہ صاحب ولد مولوی مہرالدین صاحب دارالبرکات قادیان ۹۶۷۷ (۱۱) سید میر احمد شاہ صاحب ولد سید مبارک شاہ صاحب ساکن ۔۔۔ ضلع ہزارہ ۹۶۸۰ (۱۲) عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نائب معلمہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور ۹۶۹۱ (۱۳) چوہدری عبدالحمید صاحب ولد چوہدری خدا بخش صاحب ساکن گلانوالی ۹۶۹۲ حال دوکاندار دارالفتوح قادیان۔ (۱۵) حکیم مہر علی شاہ صاحب احمدی آف قادیان۔ ۹۷۰۲ (۱۶) حمیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری الیاس الدین صاحب دارالبرکات قادیان۔ ۹۷۱۱ (۱۷) گوہرے بیوہ مولا بخش صاحب گھگھار سکنہ شکار ضلع گورداسپور ۹۷۱۹۔ (۱۹) حکیم عطاء اللہ خاں صاحب ولد حکیم منشی عبداللہ خاں صاحب اپور ضلع جالندھر۔ ۹۷۲۱ (۲۰) کنیز فاطمہ صاحبہ زوجہ صوبیدار ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالفضل قادیان ۹۷۲۲ (۲۱) نور احمد صاحب ولد محمد رمضان صاحب بیر سیالی ڈاکخانہ راہوں ضلع جالندھر ۹۷۳۱ (۲۳) فضل بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر شیر علی صاحب دارالبرکات قادیان ۹۷۳۲ (۲۴) امیر الدین صاحب ولد چوہدری نواب الدین صاحب ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر۔ ۹۷۳۴۔

(سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) مکرم چوہدری حاکم دین دکاندار آجکل میو ہسپتال میں بیمار ہیں۔ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ نیز خاندان نبوت۔ صحابہ کرام و درویشان دار المسیح کی خدمت میں خاص طور پر گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی قیمتی دعاؤں میں یاد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار محمد اعظم بوتالوی لاہور۔ (۲) مرحوم برادر خواجہ عبدالعزیز صاحب حقانی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کا بچہ عبدالباسط حقانی دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ پیارے عبلجی کی اپنی طبیعت لفظ "دعا" سے انتہائی متاثر ہے۔ اور وہ خود قارئین الفضل سے اپنی صحت کے لئے دعا کا طالب ہے۔ عبداللطیف آف ڈیرہ دون (۳) میرے والد خان بہادر غلام محمد خاں صاحب ملتان میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (والدہ رشید علی خاں) (۴) احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ میرے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی مشکلات حل کرے۔ اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ (رکن الدین احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ صوبہ سرحد۔)

دعائے مغفرت میرے والد صاحب میاں محمد دین صاحب احمدی بمقام بنیاں ضلع گجرات ایک لمبے عرصے کی بیماری کے بعد ۲۳ مئی ۱۹۴۹ء کو وفات پا گئے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی بھی تھے۔ چونکہ ان کے جنازہ میں بہت کم دوست شریک ہو سکے تھے۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ (محمد عبد اللہ متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر)

انسپکٹر بیت المال توجہ کریں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال یکم مئی ۱۹۴۹ء سے شروع ہو چکا ہے۔ لیکن کئی جماعتیں ایسی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اپنا گذشتہ سال کا بجٹ بھی پورا نہیں کیا۔ اسی طرح چندہ حفاظت مرکز کا بقایا بھی اکثر جماعتوں کے ذمہ ہے۔ ایسی صورت حالات کو دیکھتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ سے خاص طور پر یہ منظوری لی گئی تھی۔ کہ انسپکٹران بیت المال آخر جولائی تک اپنے اپنے حلقے کی جماعتوں کا دورہ کر کے وصولی کا بھی خاص طور پر انتظام کریں۔ اور خود عہدہ داران کے ساتھ مل کر بقایا جات اور سال رواں کے چندہ جات وصول کروائیں۔ چونکہ فصل کا موقع ہے۔ اسلئے زمیندارہ جماعتوں کی طرف خاص توجہ دینی ضروری ہے۔ عہدہ داران سے بھی امید ہے۔ کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انسپکٹران سے ہر طرح سے تعاون فرمائیں گے۔ امرا ء پریذیڈنٹ صاحبان اور عہدہ داران مال کا فرض ہے۔ کہ نہ صرف گذشتہ سال کے بقایا جات وصول کریں بلکہ سال رواں کے چندہ جات کی وصولی بھی شروع کر دیں۔ جزاکم اللہ (نظارت بیت المال)

"وعدہ کو پورا کرنے کیلئے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو"

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ)

دفتر اوّل اور بالخصوص دفتر دوم کے مجاہدین کی سابقہ سالوں میں سے ایک خاصی رقم واجب الادا ہے۔ تحریک جدید بے شک ایک طوعی تحریک ہے، لیکن جو دوست ایک دفعہ شمولیت اختیار کرتے ہوئے وعدہ کر دیں ان کیلئے پھر ضروری ہے کہ وہ اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں تا ان وعدوں کی آمد کا اندازہ کر کے تبلیغ اسلام کا جو پروگرام بیرونی ممالک کیلئے طے کیا جائے اسے احسن طور پر جاری رکھنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ وعدوں کی ادائیگی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ:-

"اگر اپنی مرضی سے کوئی چندہ لکھاتا ہے اور کسی قربانی کے لئے اپنے آپکو پیش کرتا ہے تو اُس کا فرض ہے کہ اپنے عہد کو نباہے خواہ کس قدر ہی تکلیف ہو اور یقین رکھے کہ خدا تعالیٰ کے لئے موت قبول کر کے انسان موت کا شکار نہیں ہوتا بلکہ موت سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جس کی نیت وعدہ پورا کرنیکی نہ ہو وہ وعدہ کرے ہی نہیں ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس بات سے سخت ناراض ہوتے ہیں کہ تم خوشی سے ایک عہد کرو اور پھر عملی رنگ میں اُسے پورا نہ کرو۔"

تحریک جدید کے ہر بقایا دار دوست کو دفتر فرداً فرداً اطلاع دے رہا ہے۔ اُمید ہے دوست فوری طور پر اپنی بقایا رقوم ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

سیکرٹریان مال و تحریک جدید سے بھی امید کی جاتی ہے کہ وہ اس بارے میں خاص جدوجہد کر کے اپنی جماعتوں کے بقاؤں کو صاف کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نائب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

پاکستان کی درآمدی پالیسی

کراچی ۲۲ر جون - ایک کمیونک میں بتایا گیا ہے کہ وزارت تجارت کے اعلان کے مطابق اسٹرلنگ، اور سہل الحصول کرنسی والے ملکوں کے لئے عام کھلے لائسنس کی میعاد ۳۰ر جون ۱۹۵۰ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ اگر غیر متوقع حالات کی وجہ سے پاکستان میں بلا لائسنس داخل ہونے والی کسی ایک چیز یا تمام چیزوں کے بارے میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کی ضرورت پیش آئے تو حکومت یہ انتظام کر دے گی کہ ایسی ذمہ واری کو جو تبدیلیٔ حالات کے وقت تاجروں پر عائد ہوتی ہو۔ اسکو پورا کرنے کی انہیں اجازت دے دی جائے۔

ریشم اور مصنوعی ریشم کا کپڑا بے داغ فولاد کے چھری کانٹے موٹر کاریں جن کی قیمت کرایہ سمیت ... ۱۲ر روپیہ سے زیادہ نہ ہو۔ کرندہ کی بنی ہوئی ریتیاں۔ رگڑنے میں کام آنے والی اینٹیں، ہاتھ سے چلنے والے پمپ اور اس کے پرزے۔ چکی کے پاٹوں کے سوا۔ دوسری رگڑنے میں کام آنے والی اشیاء، برقی پنکھے (جن میں چھت کے پنکھے شامل نہیں) کھلے عام لائسنس کی فہرست میں بڑھائے جا رہے ہیں۔ قفل۔ ہریکین، لالٹینیں، تار کی جالیاں۔ تمام چینی کے برتن چوڑیاں اور منکے، تلے اور پینے کا چمڑا، الیفی وڈوائن اور اس کے نمک، شیشے کی بنی ہوئی بعض اشیاء، اون کی بنی ہوئی چیزیں۔ سِنے ہوئے پارچہ جات۔ ربڑ کی بنی ہوئی چیزیں۔ اس فہرست میں سے نکالی جا رہی ہیں۔ انہیں ان اشیاء کی فہرست میں شامل کیا جائے گا۔ جن کے لئے لائسنس لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس بارے میں ضروری اعلانات جاری کئے جا رہے ہیں لوگوں کو چاہیئے کہ ان اعلانات کا مطالعہ کریں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کیا کیا تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں۔

جہاں تک مشکل الحصول کرنسیوں والے ملکوں کا تعلق ہے۔ جلد باندھنے کے کپڑے۔ روئی کے فیتے جنہیں روشنائی نہ لگی ہو۔ پیٹنٹ چمڑے۔ سلیٹیں، بعض نباتاتی تیل، نشاستہ اور غذائی ان اشیاء کی فہرست میں شامل کر دی گئی ہے۔ جن کے لئے لائسنس دیئے جائینگے۔ لائسنس بالعموم جولائی تا نہایت دسمبر ۱۹۴۹ء تک کی مدت کیلئے ہوں گے۔ لیکن بعض جاپانی اشیاء کے بارے میں خاص انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں چیف کنٹرولر درآمد و برآمد کے جاری کردہ اعلان کو پڑھ لینا چاہیئے

ایک خاص رعایت یہ دی گئی ہے کہ مشینری اوزار، دوائیں، اور کیمیاوی اشیاء کے لائسنس کی درخواستوں کو عام حالات میں رد نہیں کیا جائیگا۔ ان اشیاء کے لئے کسی وقت بھی درخواست دی جا سکتی ہے۔

جہاں تک موجودہ لائسنسوں کو از سر نو کارآمد بنانے کا تعلق ہے۔ درخواست پر نفس معاملہ کے لحاظ سے غور کیا جائے گا۔ اور چیف کنٹرولر درآمد و برآمد اعلان کردہ شرائط کے مطابق ہر درخواست کی جانچ پڑتال کرے گا۔

(وزارت تجارت و تعمیرات حکومت پاکستان)

محصول آبکاری پر ہندو پاکستان میں تصفیہ ہوگیا

اسینی (فرانس) ۲۲ر جون - ہندوستان اور پاکستان کے درمیان محصول آبکاری پر ایک سالہ قدیم قضیے کا تصفیہ ہوگیا۔ دونوں نے یہ طے کر لیا کہ وہ ۱۹۴۷ء کے جنیوا ٹریڈ پیکٹ کی دفعات پر عمل کریں گے۔

دونوں ملکوں نے معاہدے کی دستخط کنندہ اقوام کے اجلاس کو مطلع کیا کہ دونوں نے اس امر پر متفق ہو کر کہ آج سے دونوں میں کوئی ملک بھی ایکدوسرے کے ملک سے ایسے سامان کی برآمد پر محصول نہیں لگائے گا جو دوسرے ممالک کو بلا محصول برآمد کیا جاتا ہے۔ اپنے قضیئے کو ختم کر دیا ہے۔

جنیوا کے معاہدے کے تحت دنیا کی ۲۳ اقوام نے جن میں برطانیہ بھی شامل ہے۔ یہ طے کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہترین سلوک کریں گے۔ (اسٹار)

ضروری اعلان

بعض احباب کی طرف سے یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ میری طرف سے ان کو ان کے خطوط وغیرہ کے جوابات نہیں ملے اور میں سمجھتا ہوں یہ شکایت ایک حد تک بجا ہے۔

جو ڈاک پوسٹ بکس ۱۸۲ یا ۱ میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر آتی رہی ہے وہ تو مجھے مل جاتی رہی ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ رتن باغ یا کوٹھی کے پتہ پر لکھے جانے والے خطوط اکثر ضائع ہو جاتے رہے ہیں۔ اور اس طرح پر ایک بہت بڑا حصہ خطوط کا ایسا ہے جو کہ کبھی مجھے ملا ہی نہیں۔ لیکن لکھنے والے دوست یقیناً اب تک میری طرف سے جواب کے منتظر ہونگے

اس کے علاوہ گذشتہ دنوں میں میں بیمار رہا ہوں۔ اس وجہ سے بھی جوابات نہیں بھجوائے جا سکے

اب چونکہ میری طبیعت ایک حد تک سنبھل گئی ہے۔ میں جوابات بھجوا رہا ہوں۔ اور امید ہے انشاء اللہ تعالےٰ تمام خطوط کے جوابات آئندہ ایک دو ہفتوں میں دوستوں تک پہنچ جائینگے۔ لیکن وہ احباب جن کو میرا جواب نہ ملے۔ اس کے متعلق میں یہ سمجھنے پر مجبور ہونگا کہ بدقسمتی سے وہ خطوط مجھ تک نہیں پہنچ سکے۔ اور میں مشکور ہوں گا۔ اگر وہ دوبارہ تحریر فرما دیں۔

میں اس دیر کے لئے دوستوں سے معذرت چاہتا ہوں۔

خاکسار:- (صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب)

کوئٹہ ٹیلیگراف یونین نے تنخواہ کی نئی شرحیں مسترد کر دیں

کوئٹہ ۲۲ر جون - آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ کوئٹہ ٹیلیگراف یونین نے پے کمشن کی مقرر کردہ تنخواہوں کی نئی شرحیں منظور نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور چنانچہ انہوں نے اپنی بقایا رقومات لینے سے انکار کر دیا۔ یونین نے گورنر جنرل وزیر مواصلات اور وزیر مالیات کو اپنے فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے اس نے ایک طویل یادداشت بھی ارسال کی ہے جس میں زیادہ تنخواہوں کا مطالبہ کیا گیا ہے (اسٹار)

پاکستان اور برطانیہ میں براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروس کا افتتاح

کراچی ۲؍جون:- آج ۸ بجے شب مسٹر زیڈ ایچ۔ خان۔ سکرٹری وزارت مواصلات حکومت پاکستان نے پاکستان اور برطانیہ کے درمیان براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر سیکرٹری وزارت مواصلات حکومت پاکستان اور برطانیہ کے محکمہ ڈاک کے نمائندے مسٹر سی۔ آر۔ ہالسن، ایم۔ پی نے ایک دوسرے کو تہنیتی پیغامات دیئے۔ مسٹر زیڈ۔ ایچ خان نے کہا:- "اس براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سرکٹ کا افتتاح کر کے مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ یہ سمندر پار کا پہلا ٹیلیفون سرکٹ ہے جو پاکستان اور برطانیہ کے درمیان جاری کیا جا رہا ہے۔ اس سے دولت مشترکہ کے مواصلاتی سلسلے میں ایک اور کڑی کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس سے یقیناً دونوں ملکوں کے باشندوں کو ایک دوسرے کے ساتھ آسانی سے رابطہ قائم کرنے کی وہ سہولتیں دستیاب ہوگئی ہیں۔ جن کی شدید ضرورت تھی۔

مسٹر سی۔ آر۔ ہالسن ممبر پارلیمنٹ نے حسب ذیل جواب دیا ہے۔

"مسٹر خان! مجھے پاکستان سے آپ کی آواز سن کر بڑی مسرت ہوئی۔ میں آپ کو اس امر پر مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ پہلے شخص ہیں۔ جس نے براہ راست ریڈیو ٹیلیفون سروس پر بات چیت کی۔ ہمارے دونوں کی حکومتیں اور قومیں دوستی ہی کی خواہشمند ہیں۔ اس سروس کے ذریعہ ہماری باہمی تجارت میں اضافہ ہوگا میں آپ کی نیز حکومت و باشندگان پاکستان کی خدمت میں نہ صرف برطانیہ کے ڈاک خانہ کی طرف سے جس کی نمائندگی کا مجھے شرف حاصل ہے۔ بلکہ برطانیہ عظمیٰ اور اس کے باشندوں کی طرف سے بھی دلی مبارکباد اور تہنیت پیش کرتا ہوں۔

ٹرومین کا نیا پروگرام

نیو یارک ۲؍جون:- امریکہ کی انگریزی کوشاخ میں جو وسیع مطالعہ کئے گئے ہیں۔ ان کی بنا پر توقع ہے۔ کہ ٹیکنیکل اشتراک کا دنیا کے غیر ترقی یافتہ علاقوں کے لئے پروگرام کا ایک بڑا حصہ مشرق بعید و مشرق قریب اور افریقہ اور لاطینی امریکہ کو دیا جائے گا۔ ابھی حال ہی میں ایک پریس کانفرنس میں وزیر خارجہ مسٹر ڈین ایچیسن نے اس کے متعلق کہا کہ قیمت کے لحاظ سے یہ "معقول" ہے۔ مارشل امداد کی تقسیم کے تحت یورپ کو دوسرے علاقوں سے کم امداد حاصل ہو رہی ہے۔

گو مسٹر ایچیسن نے امداد شمار بتانے سے انکار کر دیا۔ لیکن واشنگٹن کے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ رقم ۱ کروڑ ڈالر ہو گی۔ توقع ہے کہ اس کے علاوہ ۲ کروڑ ڈالر کی رقم اور ہو گی۔

حکومت پاکستان کے مرکزی محکموں کی تقسیم

کراچی یکم جون:- آنریبل مسٹر غلام محمد اور آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن سرکاری کام پر سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ان کے محکمے عارضی طور پر آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان۔ آنریبل سردار عبدالرب نشتر۔ آنریبل مسٹر جوگندر ناتھ منڈل اور آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ کو دیئے گئے ہیں جو اپنے محکموں کے علاوہ ان محکموں کا بھی کام سرانجام دیں گے۔

آنریبل سر محمد ظفر اللہ وزارت تجارت کے انچارج ہوں گے آنریبل سردار عبدالرب نشتر وزارت اقتصادی امور کے اور آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ وزارت تعلیم و صنعت کے انچارج ہوں گے آنریبل جوگندر ناتھ منڈل وزارت تعمیرات کے انچارج ہوں گے

لاہور ۲؍جون:- محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی ٹیننسی لاز انکوائری کمیٹی کے صدر ملک فیروز خان نون نے پروفیسر محمد حسن پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس اور کمیٹی کے ایک اور رکن کی معیت میں راولپنڈی اور کیمبلپور کے ضلعوں کا طویل دورہ حال ہی میں ختم کیا ہے۔ ان اصحاب نے دیہات۔ تحصیلوں اور ضلعوں کے صدر مقام پر مزارعین اور مالکان اراضی کے اکثر نمائندوں سے ملاقات کی۔

وزیر اعظم ۱۱ جون کو کوئٹہ روانہ ہوں گے!

کراچی ۲؍جون:- وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان ۱۱ جون کو کوئٹہ روانہ ہوں گے۔ ان کی روانگی کا مقصد بلوچستان کونسل کی رسم حلف کے موقع پر موجود ہونا ہے۔ بیگم لیاقت علی خان بھی وزیر اعظم کے ہمراہ جائیں گی۔ وزیر اعظم کے مشغول پروگرام میں کوئٹہ سے اسی میل دور اور پاکستان افغانستان سرحد سے ڈھائی میل دور چمن کا دورہ اور ۱۴ جون کی شام کو ایک عام جلسے میں خطاب بھی شامل ہے۔ توقع ہے کہ وہ پندرہ جون تک واپس پہنچ جائیں گے۔

اس تاریخی واقعہ کو منانے کی غرض سے بلوچستان کے لوگوں نے ایک دلچسپ پروگرام بنایا ہے جس میں سڑکوں کا ناچ اور شہروں میں چراغاں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ (دستار)

صنعت کاروں کے لئے ایک لاکھ روپیہ

لاہور ۲؍جون:- محکمہ اطلاعات مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت مغربی پنجاب نے ایکٹ امداد صنعتہائے پنجاب سٹیٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے تحت صنعت کاروں کی امداد کے لئے اس سال ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ حکومت کی طرف سے مالی امداد سے استفادہ اٹھانے والے اشخاص کو چاہیئے کہ وہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۹ء تک ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت کے پاس اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ اس غرض کے لئے درخواست کا کوئی مجوزہ فارم نہیں ہے مگر درخواستوں میں اس سکیم کی تفصیلات دی جائیں۔ جن کے لئے مالی امداد کی ضرورت ہے۔ درخواستوں کے ساتھ صنعتی اداروں میں تیار شدہ اشیاء کے نمونے بھی ملاحظہ کے لئے بھیجے جانے چاہئیں۔ ایکٹ کے تحت امداد کی عطائیگی سے متعلق قواعد مطبوعہ شکل میں موجود ہیں۔ جو سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ مغربی پنجاب لاہور سے صرف ایک روپیہ قیمت پر مل سکتے ہیں۔

ہندوستان کی اسٹرلنگ ضروریات

لندن ۲؍جون:- اس ماہ لندن میں برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان جو مالی گفت و شنید ہوگی۔ اس میں امکان ہے۔ کہ ہندوستان زیادہ اسٹرلنگ حاصل کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جائے۔ یہ نظریہ غیر سرکاری حلقوں کا ہے۔ اسٹرلنگ کی ادائیگی کا جو معاہدہ ہے۔ اس کے پیش نظر ہندوستان کے خرچ کی غیر متوقع رفتار پر یہاں بہت تبصرہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن صورت حال پر حسب ذیل شور سے بعض مالی حلقے تبصرہ کر رہے ہیں۔

سرکاری حلقے فطری طور پر محتاط ہیں۔ اور اس مرحلے پر وہ اپنے نظریات کا کھلے طور پر اظہار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہندوستان کی ادائیگی کے متعلق پالیسیوں کی وجہ سے جس تشویش کے پیدا ہونے کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ اس کا ثبوت ملنا دشوار ہے۔ سرکاری طور پر زیادہ تبصرہ نہ ہونے کے ساتھ ہی اس بات کی بھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ کہ گذشتہ سال موسم گرما میں جو انتظامات ہوئے تھے۔ اس سے ہندوستان کے اسٹرلنگ کے اخراجات کتنے زیادہ ہو چکے ہیں۔

بعض مبصروں کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان کو کافی رقم دی جائے گی۔ تاکہ پہلے کے اخراجات کا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ (دستار)

چوہدری ظفر اللہ خاں کا دمشق میں خیر مقدم

دمشق ۲؍جون:- گذشتہ شب دمشق میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا پرجوش خیر مقدم اور استقبال کیا گیا۔ سہ پہر کے اخباروں نے طویل مضامین میں عرب ریاستوں کے لئے ان کی خدمات اور اقوام متحدہ میں ان کے اعلیٰ طرفانہ رویہ کی تعریف کی۔ (دستار)

ہندوستان کے لئے عالمی بنک کا قرضہ

لندن ۲؍جون:- اخبار "سنڈے ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کے بیان کے مطابق تعمیر اور ترقی کا بین الاقوامی بنک عنقریب ہی حکومت ہند کو ۱/۲ ۸ لاکھ روپیہ انجن اور دوسرے سامان کی خریداری ریلوے کی حالت بہتر بنانے اور موٹریں وغیرہ خریدنے کے لئے دے گی۔ ممکن ہے کہ ٹریکٹر خریدنے کے لئے بھی روپیہ مل جائے۔ (دستار)

گھاس کی ٹکیاں - چارے کی تیاری میں انقلاب

لندن ریڈیو سے "ڈیلی ہیرلڈ" نے اطلاع دی ہے۔ کہ اگلے موسم سرما میں برطانوی ڈیریوں کی گائیوں کو چینی کی ٹکیوں کی طرح گھاس کی ٹکیاں کھانے کو ملیں گی۔ گھاس کو پہلے خشک کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد دبا کر اس کے کیوب یا ٹکیاں بنالی جاتی ہیں۔

یہ نئی ایجاد چارے کی تیاری میں ایک انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اب گھاس سارا سال محفوظ رہ سکے گا۔ اور اس طرح چارے کی درآمد پر جو اخراجات آتے تھے۔ وہ بچ جائیں گے۔ برطانیہ کے کئی علاقوں میں گھاس کو خشک کرنے اور اس کی گانٹھیں بنانے کے لئے کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں ان میں زیادہ تر کارخانے امداد باہمی کی انجمنوں یا مقامی جماعتوں کے توسط سے کسانوں کی ملکیت ہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:- (ایڈیٹر)